السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید موحد اہل حدیث ہے، عمر رسیدہ ،بڑے بڑے علماء کا صحبت یافتہ ہےاور مسجداہل حدیث میں امامت بھی کرتا ہے، لیکن یہ پیشہ اختیار کررکھاہے کہ مسجد میں '' حاضرات ،، کرتاہے۔یعنی : ایک بچہ کو غسل کراکر معطر کرتاہے،پھر آیۃ الکرسی اورسورۃ یٰسین پڑھتاہے۔بچہ کوبٹھا کراس کے ہاتھ میں نقش دیتاہے۔بچہ سے کہا جاتاہے کہ : جنون کے بادشاہ کوبلاؤ ۔ چنانچہ جنون کا بادشاہ آتاہےاوربچہ اس سے کچھ سوالات دریافت کرتاہے۔اسی حاضرات سے چوری بتاتاہے،کسی کوسارق قراردیتاہے ،اسی ذیل میں دفائن وگزشتہ باتیں بتاتاہے ۔ تعویذ،گنڈے ،فلیتے وغیرہ بھی کرتاہے۔حاضرات کی فیس لیتاہے ،ایک روپیہ توخودلیاہے چارآنہ مسجد میں دیتاہے پانچ پسہ بچہ کودیتاہے۔کیاایسے افعال موحدین اہل حدیث کونزدیک جائز ہے؟کیا یہ پسہ مصارف مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے؟کیاایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے ؟ بکرکہتاہے کہ یہ افعال شرک ہیں !اس لیے جواب قرآن وحدیث سے ہوناچاہیے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حاضرات کا یہ عمل جس کوزید چوری بتانے اورچور کاپتہ لگانے ،وفائن اورگزشتہ باتیں یا آئندہ واقعات بتانے کےلیے اختیار کرتا ہے،قرآن وحدیث کی روسے قطعاًناجائز ہے۔ زیداس عمل کی وجہ سے عاصی اورگنہگار مخالف قرآن وحدیث اور مستحق تادیب وتعزیر ہے۔

اس لیے کہ یہ طریق کارازقسم کہانت ہے،جونام ہے آئندہ ہونے والے واقعات کے بتانے ،اورامور غیبیہ کاپتہ لگانے،اوران کی خبر دینے سے (1)

تعرض کرنے کا،اوردعائے غیب دانی کا۔اورکہانت سے آں حضرتﷺنے منع فرمایاہے۔حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی لکھتےہیں : ''إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الکہانۃ، وہی الإخبار عن الجن أشد النہی، وبریَ ممن أتی کاہنا،، (حجۃ اللہ البالغہ) ، وقال الشیخ الدہلوی (فی اللمعات) نقلا عن اللسان (3/362)والنہایۃ(4/214) : والکاہن : الذی یتعاطی الخبر عن الکائنات فی مستقبل الزمان، ویدعی معرفۃ الإسرار، فمنہم من لہ تابع من الجن یلقی إلیہ الاخبار، ومنہم من یعرف الأموربمقدمات وأسباب ، یستدل بہا علی مواقعہا ، من کلام أوفعل أوحال، ویخص باسما العراف ن وہوالذی یتعاطی معرفۃ مکان المسروق ومکان الضالۃ ونحوہا، وحدیث من أتی کاہنا، یشمل الکاہن والعراف وا لمنجم، قال : وینبغی للمحتسب منعہم وتأدیبہم وأن یؤدب الآخذوا لمعطی،، (حاشیہ ابوداوٗد : 545/2).

اوراس لیے کہ زیداس عمل میں بچہ کے ہاتھ پر نقش وخطوط کھینچتاہے جواز (2)

(قسم رمل ہے اورآنحضرتﷺنے رمل سے منع فرمایاہے ارشادہے : ''والعیافۃ والطیری والطرق من الجبت، الطرق : الزجر، والعیافۃ : الخط،، (ابوداوٗد4/229

اوراس لیے کہ زید جنون کے بادشاہ (شیطان) سے مغیبات ودفائن وسرقہ (3)

وغیرہ کاپتہ وحال پوچھتاہے کہ اس شیطان کوامور غیبیہ کاعلم ہے، حالانکہ امورغیبیہ کاعلم بجزاللہ تعالیٰ کے کسی بشر اورجن وغیرہ کونہیں ہے،اگربذریعہ استراق بعض امورجزئیہ کاعلم اس کوہوبھی، توہم کواس پراعتماد کرنے سے سخت منع کردیاگیاہے ارشادہے : ''لایعلم الغیب الااللہ،، .

اوراس لیے کہ یہ صورت عمل حوائج ودفع مضرات میں شیطان وجن سے استمدادواستعانت کی ہے،جوشرک ہے (4)

اوراس لیے کہ یہ صورت علم فرقہ یمسن (ضالہ ، مضلہ ، مرتدہ ، واجب القتل) کے فن سے مشابہ ہےجس کاموضوع مغیبات سےبحث اوران کاادراک ہے ، اورجس کاغرض وغائت حوائج ودفع مضرات میں ، شیاطین وجنات (5) سے استمدادواستعانت ہے۔ تقصیل (دلیل الطالب ص : 775)میں ملاحظہ ہو۔

اوراس لیے کہ یہ عرافت (خاص طریقے پرمسروقہ اشیاء اورگم شدہ جانورکا (6)

پتہ اوراس کی جگہ معلوم کرنی ہے۔ اورعرافت ممنوع) ہے۔

اوراس لیے کہ چوری وغیرہ کااس طرح پتہ لگانے اوراس ، اوراس پراعتماد (7)

کرکے کسی پرسارق کاحکم لگانے کی اجازت نہ آں حضرتﷺنے دی ہے اورنہ صحابہ وتابعین سے یہ ثابت ومنقول ہے۔ بنابریں بدعت ومردودہےاوراس کامرتکب بتدع، ضال ومضل ہے۔

فرماتے ہیں : ''علمے وعملے کہ شریعت حقہ برجوازش دال نہ باشد، غیر مشکوۃ نبوتِ محمد بودوبعید اللیتاواللتی یکے ازاصناف غیوب قرارداده آیدوایں نوع غیب شناسی ، دیکے ازاقسام کہانت یاشعبدہ علامہ نواب صدیق حسن قنوجی

یا سحر باشد، شک نیست کہ فاعل آن وقائل بداں یکیے از مشرکان ، وبرگردندگاں ازدینِ اسلام است وحکم کہانت وسحر وطلسمات وشعوذت وآنچہ بداں می ماند ورکتب دین بمواضع خود مبین است حاجت ذکرادلہ ازکتاب وسنت مطہرہ دّت محض است ، وللہ درالعلامۃ ابن خلدون ، حیث ختم کلامہ المبسوط علی ہذا الأعمال بہذا الکلام الجامع ، وہو قولہ : ولا سبیل إلی معرفۃ ذلک من ہذاِدریں جانیست ، پس ہیچ شک درآں نتواں کروکہ صاحب این اعمال کفرِ صرف ، ور الأعمال ، بل البشر محجوبون عنہ ، وقد استأثر اللہ تعالی بعلمہ ، واللہ أعلم وأنتم لا تعلمون انتہی ،، (دلیل الطالب : 792

اوراس لیے کہ زیداس طرح غیب دانی وغیب بینی کی کوشش کرتا ہے اور (8)

تمام طریقے غیب دانی کے اورجمیع انواع غیب بینی کے ضلالت ہیں ۔ نواب ممدوح تحریر فرماتے ہیں : '' وعلی الجملۃ ہرچہ باشد نبوت کہ افضل طرق مدارک حق است ہمہ انواع غیب دانی وغیب بینی ضلالت بحث است خواہ بمعانا ت اسباب اورضاع فلکیہ باشد یاارضیہ وخواہ بواسطہ عزائم واسماء بودیا بغیر آں واز شریعت مطہرہ بضرورت نقل وشہادت عقل ثابت است کہ علم غیب ازاں اشیاء کہ او تعالیٰ مستاثر بدانستن اوست احدے رااداعائے آں نمیر سدواگرکیے دعوی کند خلافت حق کردہ باشد وآنچہ ازمغیبات بیان سازو ہرچند مطابق واقع شوددرخور قبول نیست وہیچ مدرک ازین مدارک خالی ازمضادت شریعت حقہ نباشد ولہذا شریعت محمدی بابطال آں ہمہ وارد گشتہ واعتقاد وغیب دانی بینی راازموجبات کفر وکافری وازانواع مشرک وشرکے کہ مخالف توحید الہی وتصدیق رسالت پناہی است گردانیدہ اند ۔ ابن خلدون گفتہ معارف وخوارق انبیاءِ علیہم السلام واخبار الیشان بکائنات مغیبہ بتعلیم الہی است بشر راسبیلے بمعرفت آں نیست مگر بوساطت ایشاں وایں معارف انبیاء عین حق است واما کہانت پس وحی شیطانی ست ،، (دلیل الطالب : 70).

اوراس لیے کہ زید قرآنی آیات اورسورتوں کو بے محل استعمال کرکے اس کی توہین کرتا ہے ۔ قرآن کریم ان اعمال کے لیے نہیں نازل ہوا ہے ، پس زید کواپنے اس غیر شرعی عمل سے جلد باز آنا چاہیے ۔ جولوگ زید کے پاس (9)

اس مطلب کے لیے جاتے ہیں اور عمل حاضرات کودرست سمجھ کراس پر اعتماد کرتے ہیں سخت گنہگار ہیں ۔ ارشاد ہے : '' من أتی کاہنا فصدقہ بما یقول ، فقد بریٔ بما أنزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،، (ابوداود : کتاب الطب ، باب فی الکاہن 226/4) وغیرہ) اس طرح سے حاصل شدہ پسوں کا مسجد کے مصارف میں خرچ کرنا ناجائز ہے کیونکہ وہ مال حرام ہے '' ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ ووسلم عن حلوانہ الکاہن ،، (ترمذی : کتاب الطب ، باب ماجاء فی اجرا کاہن (4/351(2071 ، وبخاری کتاب الطلاق باب مہر البغی والنکاح 188/6) وغیرہ) اورمال حرام وغیرہ طیب کا مسجد میں صرف کرنا ممنوع وناجائز ہے ۔ ارشاد ہے : '' إن اللہ طیب لا یقبل إلا الطیب ،، (صحیحین : بخاری ، کتاب الزکوۃ ، باب الصدقۃ من کسب طیب ۔ ومسلم ، کتاب الزکوۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب (2/207(1015 اورایسے شخص کوامامت سے قدرت ہو تو معزول کردینا چاہیے ارشاد ہے : '' اجعلوا أئمتکم خیارکم ،، وہ شخص معلون ہے جس کی امامت کو بوجہ اس کے امرمذموم عندالشرع کے مرتکب ہونے کے لوگ ناپسند کریں ۔ ،، (ترمذی : کتاب لصلاۃ باب ، باب ماجاء فی من ام قوما وہم لہ کارھون (5346 2 1. وغیرہ) فلیتہ ، گنڈے بنانا مکروہ ہے ۔ گرہوں پر کچھ پڑھ کر پھونکنا ۔ '' من شر النفاثات فی العقد ،، میں داخل ہے ۔ افسوس ہے کہ جن افات سے اہل حدیث پرہیز کرتے تھے اورجو بدعتیوں کا شعار سمجھی جاتی تھیں ۔ اب اہل حدیث عوام ہی نہیں بلکہ ہمارے بعض علماء نے بھی بغیر کسی جھجک کے ان کو اختیار کرنا شروع کردیا ہے ۔ یہی نہیں بلکہ ذریعہ معاش بنالیا ہے ۔ (محدث دہلی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 220

محدث فتویٰ